بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هو الكافي هذا ما يكفيك في

جدید عکسی

المنطق

ناشر

فخر العبید

ملنے کا پتہ

مکتبہ نعیمیہ

صدر بازار مئوناتھ بھنجن (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کا استعمال دو معنوں میں آتا ہے

(۱) مقدمۃ الکتاب (۲) مقدمۃ العلم

مقدمۃ الکتاب :۔ جو مفید اور مرتب ہونے کی وجہ سے مقصود سے پہلے بیان کیا جائے۔

مقدمۃ العلم :۔ جس پر علم کا شروع کرنا موقوف ہو۔

کتاب :۔ جس کی ترتیب وضع مقصود ہو، یہ الفاظ معنی، نقوش کے مجموعہ کا نام ہے یا الگ الگ ہر ایک کا۔

مقدمہ میں تین چیزیں بیان کی جاتی ہیں۔ (۱) تعریف (۲) غرض (۳) موضوع

تعریف :۔ منطق وہ قاعدہ کلیہ ہے جس کی رعایت ذہن کو خطائی الفکر سے بچاتی ہے۔

ذہن :۔ اس وقت کا نام ہے جس کے ذریعہ سے چیزوں کا ادراک یا علم ہو۔

فکر :۔ مجہولات کو حاصل کرنے کے لئے معلومات کو ترتیب دینا۔

غرض :۔ ذہن کو خطائی الفکر سے محفوظ رکھنا۔

موضوع :۔ جس کے عوارضِ ذاتیہ سے کسی علم میں بحث کریں۔ عوارضِ ذاتیہ کی تین صورتیں ہیں۔ اول جو ذات موضوع کو لاحق ہو جیسے تعجب جو ذات انسان کو لاحق ہے۔ دوسرے کسی امر مساوی کے واسطے سے لاحق ہو جیسے ضحک جو انسان کو بواسطہ تعجب کے لاحق ہے۔ تیسرے بواسطہ جزء کے لاحق ہو جیسے مشی جو انسان کو بواسطہ اس کے جزء حیوان کے لاحق ہے۔ منطق کا موضوع معرّف و حجت ہے۔

معرّف :۔ وہ معلومات تصوریہ ہیں جن سے مجہولات تصوریہ حاصل ہوں۔

حجت :۔ وہ معلوماتِ تصدیقیہ ہیں جن سے مجہولات تصدیقیہ حاصل ہوں۔

تصور :۔ کسی شیٔ کی صورت کا ذہن میں حاصل ہو جانا۔

تصور :۔ اس کا استعمال بھی علم کے معنیٰ میں آتا ہے۔

تصور کی دو قسمیں ہیں :۔ تصور فقط ۔ تصدیق یا تصور مع الحکم۔

تصور فقط :۔ جس میں کسی قسم کا حکم نہ ہو یا جس میں نسبت کا اعتقاد نہ ہو۔

تصدیق :۔ جس میں کسی قسم کا حکم ہو یا جس میں نسبتِ خبریہ کا اعتقاد ہو جیسے خدا ایک ہے یا اس کا شریک نہیں ایجاباً یا سلباً منسوب کرنا۔

محمدؐ خدا کے رسول ہیں، تو رسول ہونے کی نسبت ہم نے محمدؐ کے ساتھ قائم کی۔

سلب :۔ انتزاع نسبت کا نام ہے جیسے کہیں کہ خدا محتاج نہیں ہے، تو محتاج ہونے کی نسبت خدا سے انتزاع یعنی دور کر دی۔

بحث الالفاظ

تنبیہ :۔ منطقی بالذات معنی سے بحث کرتے ہیں مگر معنیٰ کا سمجھنا اور سمجھانا بغیر الفاظ کے ممکن نہیں ہے یہی سبب ہے کہ الفاظ کا کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

دلالت :۔ کسی شئ کا اس طرح ہونا کہ جب ہم اس کو جانیں تو اس کے جاننے سے دوسری شئے کا جاننا لازم آئے اسس کے دو طرف ہیں۔ (۱) دال (۲) مدلول۔

دال :۔ جس سے کسی شئ کو جانیں۔ جیسے لفظ زید سے ذات زید کو۔

مدلول :۔ جو کسی شئ سے جانا جائے۔ جیسے ذات زید کو لفظ زید سے۔

دلالت کی تین قسمیں ہیں۔ عقلیہ، طبعیہ، وضعیہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں لفظیہ اور غیر لفظیہ۔ تو کل دلالت کی چھ قسمیں نکلتی ہیں۔ عقلیہ لفظیہ۔ عقلیہ غیر لفظیہ۔ اسی طرح طبعیہ اور وضعیہ بھی لفظیہ اور غیر لفظیہ ہوتی ہیں۔

عقلیہ :۔ وہ دلالت ہے جو باولالت اقتضائے عقل سے ہو۔ لفظیہ جیسے لفظ دیز کی دلالت پکارنے والے کے وجود پر۔

غیر لفظیہ جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

طبعیہ :۔ وہ دلالت ہے جو طبیعت کے اقتضاء سے ہو۔ لفظیہ جیسے آہ آہ کی دلالت درد پر۔

غیر لفظیہ جیسے چہرے کی سرخی کی دلالت شرمندگی پر۔

وضعیہ :۔ وہ دلالت ہے جو وضع کی وجہ سے ہو، لفظیہ جیسے تمام اصطلاحات نحویہ، صرفیہ، منطقیہ کی دلالت اپنے مصطلحات پر۔ غیر لفظیہ جیسے میل یا فرلانگ کی دلالت مسافت کے اندازے پر ہے۔

وضع :۔ کسی شئ کو کسی شئ کے ساتھ اس طرح خاص کر دینا کہ جب شئ اول کو سمجھیں تو اس سے شئ ثانی کو بھی سمجھ لیں۔

منطقی ان چھوں دلالتوں میں سے صرف دلالت وضعیہ لفظیہ سے بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ تمام معانی کا سمجھنا اور سمجھانا صرف اسی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔ دلالت وضعیہ لفظیہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مطابقی (۲) تضمنی (۳) التزامی۔

مطابقی :۔ وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے تمام موضوع لہٗ پر دلالت کرے جیسے لفظ انسان کی دلالت اپنے پورے معنی حیوان ناطق پر۔

تضمنی :۔ وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے جزء معنیٰ موضوع لہٗ پر دلالت کرے جیسے دلالت لفظ انسان کی صرف حیوان یا ناطق۔

التزامی :۔ وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے خارج معنیٰ موضوع لہٗ پر دلالت کرے جیسے دلالت لفظ انسان کے قابل علم اور قابل صنعت وکتابت پر۔ یاد رکھو کہ دلالت التزامی میں لزوم ذہنی کی شرط ہے بغیر لزوم ذہنی کے یہ دلالت نہیں پائی جاسکتی۔

لزوم ذہنی :۔ امر خارج کا اس طرح سے ہونا کہ موضوع لہٗ کا تصور بغیر اس کے تصور کے محال ہو۔

جو لفظ اپنے معنیٰ پر بالمطابقت دلالت کرتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد:۔ وہ لفظ ہے جسمیں لفظ کے جز کی دلالت معنیٰ مقصود کے جز پر مقصود نہ ہو اس کے پائے جانے کی چار صورتیں ہیں۔
اول لفظ کے جز نہ ہو جیسے ہمزۂ استفہام۔ دوسرے لفظ کا جز معنیٰ کے جز پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے حسین۔ تیسرے لفظ کا جز معنیٰ کے جز پر دلالت کرتا ہو مگر معنیٰ مقصود کے جز پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے عبد الاحد، عبد القاسم یا عبد السلام (جب کسی کا نام ہو) چوتھے معنیٰ مقصود کے جز پر دلالت بھی کرتا ہو مگر وہ دلالت مقصود نہ ہو جیسے حیوان ناطق اگر کسی کا نام رکھدیں۔

مرکب:۔ وہ لفظ ہے جسمیں لفظ کے جز کی دلالت معنیٰ مقصود کے جز پر مقصود ہو جیسے خالق العباد بندے کے پیدا کرنے والے پر۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم، (۲) کلمہ (۳) ادات۔

اسم:۔ وہ مفرد لفظ ہے جو اپنے معنیٰ مستقل پر دلالت کرے اور اپنی ہیئتِ صیغیہ کی وجہ سے کسی زمانہ کے ساتھ مقترن نہ ہو جیسے رجلٌ۔

کلمہ:۔ وہ مفرد ہے جو اپنے معنیٰ مستقل پر دلالت کرے اور اپنی ہیئتِ صیغیہ کی وجہ سے کسی زمانہ کے ساتھ مقترن ہو۔

ادات:۔ جو معنیٰ مستقل نہ رکھے۔ جیسے جَاءَ، یَذْهَبُ۔

اسم کی سات قسمیں ہیں۔ علم۔ متواطی۔ مشکک۔ مشترک۔ منقول۔ حقیقت۔ مجاز۔

دلیل حصر:۔ اسم کا معنیٰ واحد ہو گا یا کثیر، اگر واحد ہو تو متعین ہو گا یا غیر متعین، اگر متعین ہو اور ضمیر اور اشارہ اور معہود نہ ہو تو علم ہے اور اگر متعین نہ ہو تو اس کا صدق اپنے ہر فرد پر برابر ہو گا یا نہیں اگر برابر ہے تو متواطی ہے اگر برابر نہیں ہے بلکہ اسمیں تفاوت ہے اولیٰ اور اقدم کا تو مشکک ہے، اور اگر اس کے معنیٰ کثیر ہوں تو اس کی وضع ہر معنیٰ کے لئے برابر ہو گی یا نہیں اگر برابر ہے تو مشترک ہے، اگر برابر نہیں ہے بلکہ پہلے ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا پھر دوسرے معنیٰ میں مستعمل ہوا تو اول متروک ہو گا یا نہیں، اگر متروک ہو گیا تو منقول ہے، اگر متروک نہیں ہے تو معنیٰ اول میں اگر مستعمل ہو تو حقیقت اور معنیٰ ثانی میں مستعمل ہو تو مجاز ہے۔

علم:۔ وہ اسم ہے جس کے معنیٰ واحد اور متعین ہوں اور اسم اشارہ ضمیر اور معہود نہ ہو جیسے یونس۔ ادریس۔ بنارس۔

متواطی:۔ وہ اسم ہے جسکا معنیٰ واحد اور متعین ہوں اسکا صدق اپنے ہر فرد پر مساوی ہو جیسے انسان۔

مشکک:۔ وہ اسم ہے جسکا معنیٰ واحد اور غیر متعین اور اسکا صدق اپنے ہر فرد پر برابر نہ ہو بلکہ اولیٰ و اقدم کا تفاوت ہو۔

اقدم:۔ یعنی شئی اول پر صادق آنا علت ہو شئی ثانی پر صادق آنے کی جیسے وجود بہ نسبت واجب تعالیٰ اور ممکن کے کیونکہ وجود واجب علت ہے ممکن پر صادق آنے کی۔

واجب:۔ جس کا وجود ضروری ہو۔ **ممکن**:۔ جس کا وجود ضروری ہو نہ عدم۔ **ممتنع**:۔ جس کا عدم ضروری ہو۔

مشترک:۔ وہ اسم ہے جس کے معنیٰ کثیر ہوں اور اس کی وضع ہر معنیٰ کے لئے مساوی ہو جیسے لفظ عین۔

منقول:۔ وہ اسم ہے جس کے معنیٰ کثیر ہوں اور اس کی وضع ہر معنیٰ کے لئے مساوی نہ ہو بلکہ پہلے ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہو پھر نقل کر کے دوسرے معنیٰ میں مستعمل ہو اور معنیٰ اول متروک ہو گیا ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں منقول عرفی

منقول شرعی، منقول اصطلاحی۔

منقول عرفی:۔ جس کا ناقل عرف عام ہو جیسے لفظ دَابّہ کہ پہلے موضوع ہوا کل ان چیزوں کے لئے جو زمین پر چلیں مگر عرف عام نے صرف چوپاؤں کے لئے منقول کر لیا۔

منقول شرعی:۔ جس کی ناقل شرع ہو جیسے الصّلوٰۃ کہ پہلے دعاء کے معنیٰ میں تھا اور آپ ارکان مخصوصہ میں مستعمل ہے۔

منقول اصطلاحی:۔ جس کی ناقل کوئی خاص جماعت ہو جیسے نحویوں کی اصطلاح۔ فعل، فاعل وغیرہ۔

حقیقت:۔ وہ اسم ہے جو اپنے موضوع لہٗ اول میں مستعمل ہو جیسے لفظ شیر کہ اس کی وضع حیوان مفترس کے لئے تھی مگر بہادر آدمی کو بھی کہتے ہیں۔ اگر درندہ کے معنیٰ میں مستعمل ہو تو حقیقت ہے۔

مجاز:۔ وہ اسم ہے جو اپنے ثانی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو جیسے لفظ شیر جب بہادر آدمی کے معنیٰ میں مستعمل ہو۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ تامؔ۔ ناقصؔ۔

تام:۔ وہ مرکب ہے جس پر سکوت صحیح ہو۔ ایجاب جیسے خدا عادل ہے، نماز روزے فرض ہیں۔ سلب جیسے حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے نہیں ہیں۔ خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

ناقص:۔ وہ مرکب ہے جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔ خبرؔ اور انشاءؔ۔

خبر:۔ وہ مرکب تام ہے جو محتمل بر صدق و کذب ہو اسی کو قضیہ بھی کہتے ہیں۔

انشاء:۔ جس میں صدق اور کذب کا احتمال نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک جو طلب فعل پر دلالت کرتا ہو دوسرا جو طلب فعل پر دلالت نہ کرتا ہو۔ اگر دلالت کرتا ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ امرؔ۔ سوالؔ، التماسؔ۔

امر:۔ جو طلب فعل پر دلالت صیغہ کر کے استعلاء کے ساتھ دلالت کرے۔

سوال:۔ جو طلب فعل پر عجز و انکساری کے ساتھ دلالت کرے۔

التماس:۔ جو طلب فعل پر برابری کے ساتھ دلالت کرے۔ اگر طلب فعل پر دلالت نہیں کرتا تو اس کو تنبیہ کہتے ہیں اور اسی میں انشاء کی بقیہ قسمیں داخل ہیں۔ مرکب ناقص کی بھی دو قسمیں ہیں۔ تقییدی۔ اور غیر تقییدی۔

تقییدی:۔ جس میں جزو ثانی جزو اول کی قید ہو جیسے رسول اللہؐ۔

غیر تقییدی:۔ جس میں جزو ثانی جزو اول کی قید نہ ہو جیسے فی الصّلوٰۃ۔

مرادف:۔ ایسے دو لفظ ہیں جن کے معنیٰ ایک ہوں۔ جیسے اسد اور لیث کہ دونوں کے معنیٰ شیر کے ہیں۔

متبائنان:۔ ایسے دو لفظ ہیں جن کے معنیٰ مختلف ہوں جیسے۔ حجر اور شجر۔

بحث المعنیٰ

معنیٰ:۔ جو چیز ذہن میں حاصل ہو۔ اور اسی کو مفہوم بھی کہتے ہیں۔ مفہوم کی دو قسمیں ہیں (۱) جزئی اور کلی۔

جزئی :۔ وہ مفہوم ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے کثیرین پر صادق نہ آئے یا اسکا نفس تصور وقوع شرکت سے مانع ہو جیسے علیؓ، عثمانؓ

کلی :۔ وہ مفہوم ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے کثیرین پر صادق آئے یا اس کا نفس تصور وقوع شرکت سے مانع نہ ہو۔

کلی کے پائے جانے کی چھ صورتیں ہیں۔ اوّل۔ جس کے فرد کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے شریک الباری دوسرے۔ ممکن تو ہو مگر پایا نہ جائے جیسے عنقاء۔ تیسرے۔ پایا تو جائے مگر صرف ایک فرد اور دوسرے کا پایا جانا ممکن ہو جیسے شمس و قمر چوتھے :۔ جس کا ایک ہی فرد پایا جائے اور دوسرے کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے واجب الوجود۔ پانچویں۔ جس کے بہت افراد پائے جاتے ہوں مگر متناہی ہوں جیسے سبعہ سیارہ۔ چھٹے :۔ جس کے بہت سے افراد پائے جاتے ہوں اور غیر متناہی ہوں جیسے انسان۔

کلّیات خمسہ

کلی کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) نوع (۲) جنس (۳) فصل (۴) خاصہ (۵) عرض عام۔

دلیل حصر :۔ کلی اپنے افراد کی عین ماہیت ہو گی یا داخل ماہیت یا خارج ماہیت، اگر عین حقیقت ہے تو نوع ہے اگر داخل ہے تو اپنے افراد کے مساوی ہے یا نہیں، اگر مساوی نہیں ہے تو جنس۔ اگر مساوی ہے تو فصل۔ اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر داخل حقیقت ہے تو یا تمام مشترک ہے یا نہیں اگر ہے تو جنس۔ اگر نہیں ہے تو فصل۔ اگر خارجِ حقیقت ہے تو ایک حقیقت کے ساتھ مختص ہے یا نہیں اگر مختص ہے تو خاصہ ہے ورنہ عرض عام۔

نوع :۔ وہ کلی ہے جو کثیرین متفقین بالحقائق پر مَاھُوَ کے جواب میں محمول ہو جیسے انسان۔

جنس :۔ وہ کلی ہے جو تمام مشترک ہو اور کثیرین مختلفین بالحقائق پر مَاھُوَ کے جواب میں محمول ہو۔

جنس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قریب (۲) بعید۔

جنس قریب :۔ وہ جنس ہے جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول ہو جیسے حیوان۔

جنس بعید :۔ وہ جنس ہے جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول نہ ہو جیسے جسم نامی۔

فصل :۔ وہ کلی ہے جو اَیُّ شَیئٍ ھُوَ فِی ذَاتِہٖ کے جواب میں محمول ہو اور اپنے افراد کو مشارکات جنسیہ سے تمیز دے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قریب (۲) بعید۔

فصل قریب :۔ وہ فصل ہے جو اپنے افراد کو جنس قریب کے مشارکات سے تمیز دے جیسے ناطق۔

فصل بعید :۔ وہ فصل ہے جو اپنے افراد کو جنس بعید کے مشارکات سے تمیز دے جیسے حساس۔

خاصہ :۔ وہ کلی ہے جو خارج ذات ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ مختص ہو جیسے ضحاک۔

عرض عام :۔ وہ کلی ہے جو خارج ذات ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ مختص نہ ہو جیسے ماشی۔

جو کلی خارج ذات ہو اس کی دو قسمیں ہیں (۱) لازم (۲) مفارق۔

لازم :۔ وہ عرض ہے جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اس کی دو صورتیں ہیں ۔ لازم ماہیت[۱] جیسے زوجیت اربعہ کیلئے لازم وجود[۲] جیسے سیاہی حبشی کے لئے ۔

مفارق :۔ وہ عرض ہے جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممکن ہو اس کی بھی دو صورتیں ہیں سریع الزوال[۱] جیسے شرمندگی کی سرخی (۲) بطئ الزوال جیسے شباب یا جوانی ۔ لازم کی دو قسمیں ہیں ۔ بیّن[۱] (۲) غیر بیّن ۔

بیّن :۔ وہ لازم ہے جس کے لزوم پر دلیل کی حاجت نہ ہو جیسے فردیت واحد کے لئے ۔

غیر بیّن :۔ وہ لازم ہے جس کے لزوم پر دلیل کی حاجت ہو جیسے حدوث عالم ۔

نسب اربعہ

نسبت کی چار قسمیں ہیں ۔ تساوی[۱] ، عموم خصوص[۲] مطلق ۔ عموم خصوص[۳] من وجہ ۔ تباین[۴]

تساوی :۔ وہ نسبت ہے جو ایسی دو کلیوں میں پائی جائے جنمیں سے ہر ایک کلی دوسری کلی پر صادق آتی ہو جیسے انسان اور ناطق میں جو نسبت ہے ۔

عموم خصوص مطلق :۔ وہ نسبت ہے جو ایسی دو کلیوں میں پائی جائے جنمیں صرف ایک جانب سے صدق کلی ہو جیسے حیوان اور انسان میں جو نسبت پائی جاتی ہے ۔

عموم خصوص من وجہ :۔ وہ نسبت ہے جو ایسی دو کلیوں میں پائی جائے جنمیں کسی جانب سے صدق کلی نہ ہو جیسے انسان اور ابیض میں جو نسبت ہے ۔

تباین :۔ وہ نسبت ہے جو ایسی دو کلیوں میں پائی جائے جنمیں کوئی کلی کسی کلی کے کسی فرد پر نہ صادق آتی ہو جیسے حجر اور شجر میں جو نسبت پائی جاتی ہے ۔

یاد رکھو جزئی کا اطلاق جزئی اضافی میں بھی ہوتا ہے، اسی طرح نوع کا بھی نوع اضافی میں ۔

جزئی اضافی :۔ وہ مفہوم ہے جو کسی عام مفہوم کے تحت میں ہو جیسے انسان کہ حیوان کے ماتحت ہے ۔

نوع اضافی :۔ وہ مفہوم ہے جو بلا واسطہ کسی جنس کے تحت میں ہو جیسے حیوان کہ جسم نامی کے تحت میں ہے ۔

معرفات

تعریف :۔ جو کسی شئے پر اس غرض سے محمول ہو کہ اس کے علم کا فائدہ دے ۔ اس کی چار قسمیں ہیں ۔ حد تام[۱] حد ناقص[۲] ، رسم تام[۳] ، رسم ناقص[۴] ۔

حد تام :۔ وہ معرف ہے جو جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق سے ۔

حد ناقص :۔ وہ معرف ہے جو جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق سے ۔

رسم تام :۔ وہ معرف ہے جو جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے ۔
رسم ناقص :۔ وہ معرف ہے جو جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک سے ۔ محض خاصہ عرض عام سے جو تعریف ہوتی ہے اسکو بھی رسم کہتے ہیں ۔

تعریف کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) حقیقی اور لفظی۲

حقیقی :۔ وہ تعریف ہے جس سے کسی چیز کا علم ہو جائے ۔
لفظی :۔ وہ تعریف ہے جو کسی لفظ کے معنی کی تفسیر کرے ۔

تصدیقات

قضیہ :۔ وہ قول ہے جس کے کہنے والے کو بغیر کسی قرینہ کے سچا اور جھوٹا کہہ سکیں ، قضیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ حملیہ۱ ، شرطیہ۲
قضیہ حملیہ :۔ وہ قضیہ ہے جس کی ترکیب ایسے دو لفظ سے ہو جو مفرد یا مفرد کے حکم میں ہوں یا اس میں کسی شئے کے ثبوت یا نفی کا حکم کریں جیسے اللہ موجودٌ ۔ اللہ لیسَ بظالمٍ ۔
قضیہ شرطیہ :۔ وہ قضیہ ہے جس کی ترکیب دو قضیوں سے ہو یا اسمیں ثبوت یا نفی کا حکم نہ ہو ۔

حملیات

یاد رکھو کہ قضیہ حملیہ کے جزء اول کو موضوع اور ثانی کو محمول اور جو ان کے مابین علاقہ ہے اس پر جو لفظ دال ہو اسکو رابطہ کہتے ہیں اور شرطیہ کے جزء اول کو مقدم اور ثانی کو تالی ۔

قضیہ حملیہ کی باعتبار موضوع چار قسمیں ہیں ۔ (۱) شخصیہ (۲) طبعیہ (۳) محصورہ (۴) مہملہ

دلیل حصر قضیہ حملیہ کا موضوع جزئی حقیقی ہوگا یا کلی ، اگر جزئی ہے تو شخصیہ اور مخصوصہ ہے اگر کلی ہے تو حکم افراد پر ہے یا مفہوم اور ذات پر ۔ اگر مفہوم پر ہے تو طبعیہ ، اگر افراد پر ہے تو افراد کی مقدار بیان کی گئی ہے یا نہیں ، اگر بیان کی گئی ہے تو محصورہ اور مسورہ ہے ورنہ مہملہ ۔

شخصیہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع جزئی حقیقی یا شخص معین ہو جیسے القرآن کتاب اللہ اسکو مخصوصہ بھی کہتے ہیں ۔
طبعیہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم اس کے مفہوم پر ہو جیسے الانسان نوعٌ ۔
محصورہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم افراد موضوع پر ہو اور اسکی مقدار بھی بیان کی گئی ہو اسکو مسورہ بھی کہتے ہیں ۔
سور :۔ وہ لفظ ہے جس کے ذریعے سے مقدار بیان کیجائے ۔ محصورہ کی چار قسمیں ہیں ۔ موجبہ۱ کلیہ کل نبی معصومٌ ۔ (۲) موجبہ جزئیہ بعض النّاسِ مغفورٌ (۳) سالبہ کلیہ لا شیٔ بشرکٍ مغفورٌ (۴) سالبہ جزئیہ بعض الصلوٰۃ لیسَ بفرضٍ ۔ موجبہ کلیہ کا سور کل ۔ جزئیہ کا بعض ۔ سالبہ کلیہ کا لاشیٔ لاواحد ۔ سالبہ جزئیہ کا بعض لیس ، لیس بعض ، لیس کل ۔

مہملہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم اس کے افراد پر ہو لیکن اسکی مقدار نہ بیان کی گئی ہو جیسے اَلْمُسْلِمُ فِی الْجَنَّةِ
پھر قضیہ حملیہ کی باعتبار وجود موضوع کے تین قسمیں ہیں ۔ (۱) خارجیہ (۲) حقیقیہ (۳) ذہنیہ ۔
خارجیہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع نفس الامر اور خارج میں موجود ہو جیسے اَللّٰہُ رَازِقٌ ، اَللّٰہُ قَادِرٌ ۔
حقیقیہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع مقدرۃ الوجود ہو جیسے العَنْقَاءُ طَائِرٌ ۔ الرجالُ رَجُلٌ ۔ (ریحی)
ذہنیہ :۔ وہ حملیہ ہے جس کا موضوع ذہن میں ہو ۔ پھر قضیہ حملیہ کی باعتبار اطراف یعنی موضوع اور محمول کے تین قسمیں ہیں ۔ (۱) معدولہ (۲) محصلہ (۳) بسیطہ ۔
معدولہ :۔ وہ قضیہ ہے جسمیں حرف سلب کسی طرف کا جزء ہو ۔ اس کی تین قسمیں ہیں ۔ (۱) معدولۃ الموضوع ۔ (۲) معدولۃ المحمول (۳) معدولۃ الطرفین ۔
معدولۃ الموضوع :۔ جسمیں حرفِ سلب موضوع کا جزء ہو جیسے ۔ اللاحیّ جمادٌ ۔
معدولۃ المحمول :۔ جس میں حرفِ سلب محمول کا جزء ہو جیسے ۔ الجماد لاحیٌّ ۔
معدولۃ الطرفین :۔ جس میں حرفِ سلب دونوں کا جزء ہو جیسے ۔ اللاحی لاعالمٌ ۔
محصّلہ :۔ وہ حملیہ ہے جس میں حرفِ سلب کسی کا جزء نہ ہو اور وہ قضیہ موجبہ ہو جیسے عَذَابُ القبرِ حَقٌّ ۔
بسیطہ :۔ وہ حملیہ ہے جس میں حرفِ سلب کسی کا جزء نہ ہو اور وہ قضیہ سالبہ ہو جیسے محمدٌ لیسَ بساحِرٍ ۔

موجّہات

پھر قضیہ حملیہ کی باعتبار نسبت کے دو قسمیں ہیں ۔ (۱) موجہہ اور (۲) مطلقہ ۔
موجہہ :۔ وہ قضیہ حملیہ ہے جسمیں قضیہ کی نسبت کی کیفیت بیان کیجائے ، وہ نسبت جس لفظ سے بیان کیجاتی ہے اسکو جہت کہتے ہیں
مطلقہ :۔ وہ قضیہ ہے جسمیں نسبت کی کیفیت نہ بیان کیجائے ۔ موجہہ کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) بسیطہ (۲) مرکبہ ۔
بسیطہ :۔ وہ موجہہ ہے جسمیں ایک نسبت ہو ۔
مرکبہ :۔ وہ موجہہ ہے جسمیں دو نسبتیں ایسی ہوں جو ایجاب و سلب میں مختلف اور صدق و کیت میں متفق ہوں اس میں دو قضیے ہوتے ہیں ایک صراحۃً مذکور ہوتا ہے اور ایک کی طرف لاضرورۃ یا لا دوام سے اشارہ ہوتا ہے بسیطہ کی چار قسمیں ہیں ۔ (۱) ضروریہ (۲) مطلقہ (۳) دائمہ (۴) ممکنہ ۔
ضروریہ کی چار قسمیں ہیں (۱) ضروریہ مطلقہ (۲) مشروطہ عامہ (۳) وقتیہ مطلقہ (۴) منتشرہ مطلقہ
ضروریہ مطلقہ :۔ وہ موجہہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے جب تک ذاتِ موضوع موجود ہے ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل انسانٍ حیوانٌ و بالضرورۃ لا شیئَ من الانسان بحجرٍ ۔
مشروطہ عامّہ :۔ وہ موجہہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت یا سلب موضوع کے لئے جب تک موضوع کسی وصف کے ساتھ

موصوف ہو ضروری ہو جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتبًا وبالضرورۃ لا شیئ من المؤمنین بکافرٍ مادام مؤمنًا ۔

وقتیہ مطلقہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا اس کا سلب موضوع سے کسی وقت معین میں ضروری ہو جیسے ۔ بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض ۔

منتشرہ مطلقہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت یا سلب موضوع وقت غیر معین میں ضروری ہو جیسے ۔ بالضرورۃ کل انسانٍ متنفسٍ فی وقتٍ مّا ۔ مطلقہ کی بھی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) **مطلقہ عامہ** (۲) **حینیہ مطلقہ**۔

مطلقہ عامہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت یا سلب بالفعل ہو جیسے ۔ کل انسان کاتبٌ بالفعل ۔

حینیہ مطلقہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا اس کا سلب وصف کے اوقات میں سے کسی وقت میں ہو جیسے کل کاتبٌ متحرك الاصابع حین ھو کاتب ۔ دائمہ کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) **دائمہ مطلقہ** (۲) **عرفیہ عامہ**

دائمہ مطلقہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کا سلب موضوع سے جب تک ذات موضوع کی موجود ہے دائمی ہو جیسے بالدوام کل فلك متحرك ۔

عرفیہ عامہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں محمول کا ثبوت یا سلب، موضوع کیلئے جبتک موضوع کسی وصف کے ساتھ موصوف ہے دائمی ہو جیسے ۔ بالدوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتبًا ۔

ممکنہ کی چار قسمیں ہیں ۔ (۱) ممکنہ عامہ (۲) حینیہ ممکنہ (۳) عرفیہ ممکنہ (۴) دائمہ ممکنہ ۔

ممکنہ عامہ:۔ وہ موجہ ہے جس کا جانب مخالف ضروری نہ ہو جیسے بالامکان العالم کل انسانٍ حیوانٌ ۔

حینیہ ممکنہ:۔ وہ موجہ ہے جس میں قضیہ کا جانب مخالف اوقات وصف میں ضروری نہیں جیسے بالامکان العالم کل کاتب متحرك الاصابع حین ھو کاتبٌ ۔

عرفیہ ممکنہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں قضیہ کا جانب مخالف وقت معین میں ضروری نہ ہو جیسے بالامکان العام کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض

دائمہ ممکنہ:۔ وہ موجہ ہے جسمیں قضیہ کا جانب مخالف کسی وقت میں ضروری نہ ہو جیسے بالامکان العام کل انسان متنفس فی وقتٍ ما

مرکبہ کی سات قسمیں ہیں ۔ مشروطہ خاصہ۔ وقتیہ ۔ منتشرہ ۔ عرفیہ خاصہ ۔ وجودیہ لاضروریہ ۔ وجودیہ لادائمہ ۔ ممکنہ خاصہ ۔

مشروطہ خاصہ:۔ وہ مشروطہ عامہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبًا لادائمًا ۔

وقتیہ:۔ وہ وقتیہ مطلقہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض لادائما ۔

منتشرہ:۔ وہ منتشرہ مطلقہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالضرورۃ کل انسانٍ متنفس فی وقت مالادائمًا ۔

عرفیہ خاصہ:۔ وہ عرفیہ عامہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبالادائمًا ۔

وجودیہ لاضروریہ:۔ وہ مطلقہ عامہ ہے جو مقید ہو لاضرورۃ ذاتی سے جیسے کل انسانٍ کاتبٌ بالفعل لا بالضرورۃ ۔

وجودیہ لادائمہ:۔ وہ مطلقہ عامہ ہے جو مقید ہو لادوام ذاتی سے جیسے کل انسانٍ کاتب بالفعل لا بالدوام الذاتی ۔

ممکنہ خاصہ :۔ وہ قضیہ ہے جسمیں یہ حکم ہو کہ قضیہ کے دونوں جانب ضروری نہیں جیسے کل انسانٍ کاتب بالامکان الخاص بلاضرورۃ جانب الموافق ۔ اسے یاد رکھو کہ لادوام اشارہ ہے مطلقہ عامہ کی طرف اور لاضرورۃ ممکنہ عامہ کی طرف ۔

شرطیات

شرطیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) متصلہ (۲) منفصلہ

متصلہ :۔ وہ شرطیہ ہے جسمیں ایک شیئی کے ثبوت یا عدمِ ثبوت کا حکم کریں دوسری شیئی کے ثبوت کی تقدیر پر جیسے اِنْ کانَ الشمسُ طالعۃً فالنہار موجودٌ لیس البتۃَ اِنْ کانتِ الشمسُ طالعۃً فاللیلُ موجودٌ پہلا موجبہ دوسرا سالبہ ہے ۔

شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) لزومیہ (۲) اتفاقیہ

لزومیہ :۔ وہ متصلہ ہے جسمیں اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے ہو ۔ علاقے تین ہیں ۔ اوّل مقدم تالی آپس میں علت و معلول ہوں ، دوسرے دونوں معلول ہوں کیسی تیسری علت کے ۔ تیسرے دونوں میں علاقۂ تضایف ہو ۔ **علت** ۔ جو کسی کے وجود کا باعث ہو ۔ **معلول** جو کسی سے موجود ہوا ہو ۔ **تضایف** ایسی دو چیزوں کے تعلق کا نام ہے جن میں ہر ایک کا سمجھنا دوسرے پر موقوف ہو جیسے اَبْ اور اِبْنْ ۔

منفصلہ :۔ وہ شرطیہ ہے جسمیں منافات اور عدمِ منافات کا حکم ہو ۔

اس کی تین قسمیں ہیں ۔ (۱) حقیقیہ (۲) مانعۃ الجمع (۳) مانعۃ الخلو ۔

منفصلہ حقیقیہ :۔ وہ منفصلہ ہے جسمیں منافات یا عدمِ منافات ہو یعنی کذب دونوں میں ہو یعنی نہ دونوں کا ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکے جیسے العَدَدُ اِمّا زوجٌ اوفردٌ ۔

مانعۃ الجمع :۔ وہ منفصلہ ہے جسمیں محض صدق میں منافات یا عدمِ منافات ہو یعنی دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے مگر خلو ممکن ہے جیسے ھذا الشیئُ اِمّا شجرٌ او حَجرٌ ۔

مانعۃ الخلو :۔ وہ منفصلہ ہے جسمیں محض کذب میں منافات یا عدمِ منافات ہو یعنی دونوں سے خلو نہیں ہو سکتا ۔ ممکن ہے کہ جمع ہو جائیں جیسے زَیْدٌ فِی المَاءِ اَوْ لَا یَغْرَقُ ۔

پھر منفصلہ کی باعتبار کیفیتِ تنافی کے دو قسمیں ہیں ۔ (۱) عنادیہ (۲) اتفاقیہ

عنادیہ :۔ وہ منفصلہ ہے جس میں منافات اجزاء کی ذات یعنی کسی علاقہ کی وجہ سے ہو ۔

اتفاقیہ :۔ وہ منفصلہ ہے جس میں منافات بغیر کسی علاقہ کے ہو ۔

پھر شرطیہ کی باعتبار مقدم کے چار قسمیں ہیں ۔ (۱) کلیہ (۲) جزئیہ (۳) شخصیہ (۴) مہملہ

کلیہ :۔ وہ شرطیہ ہے جس میں مقدم کی جمیع تقادیر پر حکم ہو جیسے کلما کانت الشمسُ طالعۃً فالنہار موجودٌ ۔

جزئیہ:۔ وہ شرطیہ ہے جسمیں مقدم کی بعض تقدیر پر حکم ہو جیسے قَدْ یکونُ اذا کانَ الشیئُ حیوانًا کان انسانًا ۔
شخصیہ:۔ وہ شرطیہ ہے جسمیں مقدم کی معین تقدیر پر حکم ہو جیسے اِنْ جئتَنِی الیومَ ناکرمُتکَ ۔
مہملہ:۔ وہ شرطیہ ہے جسمیں مقدم کی کسی تقدیر کا بیان نہ ہو جیسے اذا کانَ الانسانُ رسُولاً کانَ نبیًّا

تناقض

تناقض:۔ دو قضیوں کا ایجاب سلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ لذاتہ ہر ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو یا ہر ایک کا کذب دوسرے کے صدق کو مستلزم ہو، باقی ان آٹھ چیزوں میں اتحاد ہونا چاہیئے ؎

در تناقض ہشت وحدت شرط داں　　وحدت موضوع و محمول و مکاں
وحدتِ شرط و اضافت جزء و کل　　قوت و فعل ست در آخر زماں

اگر ان میں سے کسی ایک میں بھی اتحاد نہ ہو تو تناقض نہیں پایا جا سکتا۔ اسے یاد رکھو کہ ایجاب کا نقیض ہمیشہ سلب اور کلی کا جزئی، آتا ہے اور اسی طرح کا عکس یہ تو مطلقہ میں ہے باقی موجہ میں ضروریہ کا ممکنہ عامہ، دائمہ کا مطلقہ عامہ، مشروطہ عامہ کا حینیہ ممکنہ، عرفیہ عامہ کا حینیہ مطلقہ آتا ہے۔

یہ تو موجہ بسیط کے نقیض کی صورت ہوئی رہا مرکبہ اس کے نقیض کی صورت یہ ہے کہ کلیہ میں دونوں جزو کی نقیض لے کر حرف تردید اِمّا اور اَو لگا دیں گے جیسے فرض کرو کہ ہمیں مشروطہ خاصہ کا نقیض لینا ہے یعنی بالضرورۃ کل کاتبٍ متحرک الاصابع مادام کاتبًا لا دائمًا، تو اسمیں دو قضیے ہیں۔ ایک تو مشروطہ عامہ بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبًا جو صراحۃً مذکور ہے۔ دوسرا مطلقہ عامہ جس کی طرف لا دائمًا سے اشارہ ہے۔ یعنی لا شیئَ من الکاتبِ بمتحرک الاصابع بالفعل، تو مشروطہ عامہ کا نقیض حینیہ ممکنہ لیا یعنی بعض الکاتب لیس بمتحرک الاصابع حین ہو کاتبٌ کیونکہ وہ موجبہ کلیہ تھا تو نقیض سالبہ جزئیہ آئیگا) اور مطلقہ عامہ کا نقیض دائمہ لیا یعنی بعض الکاتب متحرک الاصابع دائمًا، تو انھیں کے اول میں حرف تردید لگا کر یوں کہیں گے کہ اِمّا بعضُ الکاتب لیس بمتحرک الاصابع حین ہو کاتبٌ واِمّا بعض الکاتب متحرک الاصابع دائمًا۔ یہ تو مرکبہ کلیہ کا نقیض ہوا، باقی جزئیہ کا یہ طریقہ ہے کہ نقیض کی تردید نہیں کریں گے بلکہ محمول کے دونوں نقیض میں تردید کرینگے بہ نسبت موضوع کے ہر ہر فرد کے جیسے ہمیں بعض الحیوان انسان بالفعل لا دائمًا کا نقیض لینا ہے تو مرکبہ کی طرح یوں نہ لیں گے کہ اِمّا لا شیئَ من الحیوان بانسانٍ دائمًا واِمّا کل حیوان انسان دائمًا ورنہ جزئیہ اور اسکے نقیض دونوں کاذب ہو جائینگے بلکہ یوں لیا جائیگا کہ کل حیوانٍ اِمّا انسانٌ دائمًا او لیس بانسانٍ دائمًا۔

عکس

عکس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عکس مستوی۔ (۲) عکس نقیض۔
عکس مستوی:۔ قضیہ کے طرفین کو اس طرح ایک دوسرے کی جگہ کر دینا کہ ان کا صدق اور کیف علیٰ حالہ باقی

رہے۔ یاد رکھو کہ موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے ورنہ وہ جگہ جہاں محمول عام ہو عکس کا صدق باقی نہ رہے گا جیسے فرض کرو کہ کل انسان حیوان تو اگر اس کا عکس جزئیہ نہیں بلکہ کلیہ لیں یعنی کل حیوان انسان تو کاذب ہو جائیگا حالانکہ عکس کے لئے صدق ضروری ہے۔ موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ آتا ہے ورنہ لازم آئے گا سلب الشیٔ عن نفسہٖ اور یہ محال ہے تو جزئیہ کا عکس جزئیہ نہ آنا محال ہے۔ وجہ ملازمہ ہم کہتے ہیں کہ جزئیہ کا عکس جزئیہ صادق اگر یہ صادق نہیں تو یہ اس کا نقیض صادق اس کے نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں تو نتیجہ سلب الشیٔ عن نفسہٖ نکلتا ہے جو محال ہے اور جس کو محال لازم وہ خود محال تو جب نقیض محال تو اصل ثابت۔ سالبہ جزئیہ کا عکس ہی نہیں آتا ورنہ جہاں موضوع عام ہو عکس کاذب ہو جائیگا۔ جیسے فرض کرو بعض الحیوان لیس بانسان تو اگر اس کا عکس لیں بعض الانسان لیس بحیوان تو کاذب ہوجائے گا، یہ تو مطلقہ کا عکس ہو باقی موجہہ کا موجبات میں ضروریہ دائمہ مشروطہ عامہ، عرفیہ عامہ کا عکس حینیہ مطلقہ آتا ہے۔ مشروطہ خاصہ، عرفیہ خاصہ کا عکس حینیہ مطلقہ جو مقید ہو لا دوام سے۔ وقتیہ مطلقہ، منتشرہ مطلقہ مطلقہ عامہ کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے اور سوالبات میں ضروریہ مطلقہ، دائمہ مطلقہ کا عکس دائمہ مطلقہ آتا ہے۔ مشروطہ عامہ، عرفیہ عامہ کا عکس عرفیہ عامہ آتا ہے۔ مشروطہ خاصہ، عرفیہ خاصہ کا عکس عرفیہ عامہ جو مقید ہو لا دوام فی البعض سے (اس سے اشارہ مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ کی طرف ہے)

عکس النقیض میں دو مذہب ہیں۔ ایک قدماء کا دوسرا متاخرین کا۔

مذہب قدماء: طرفین قضیہ کی نقیض کو اس طرح ایک دوسرے کی جگہ رکھدیں کہ اسکا صدق اور کیف علیٰ حالہٖ باقی رہے۔

مذہب متاخرین: نقیض ثانی کو اول کی جگہ اور عین اول کو ثانی کی جگہ اسطرح رکھیں کہ وہ ایجاب و سلب میں مختلف ہوں۔ یہ یاد رکھو کہ عکس نقیض میں موجبات کا حکم وہی ہے جو عکس مستوی میں سوالب کا اسطرح یہاں کے سوالب کا حکم وہی ہے جو وہاں کے موجبات کا۔

قیاسات

وہ قول ہے جسکی ترکیب ایسے قضیوں سے ہو کہ جب وہ مان لئے جائیں تو بذاتہا دوسرے قول کو مستلزم ہوں۔

قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اقترانی (۲) استثنائی۔

اقترانی: وہ قیاس ہے جسمیں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بترتیبہٖ بالفعل مذکور نہ ہو جیسے کل انسان حیوان و کل حیوان جسم فکل انسان جسم۔

استثنائی: وہ قیاس ہے جسمیں نتیجہ یا اسکا نقیض بترتیبہٖ مذکور ہو جیسے کلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود لکن النہار موجود فالشمس طالعۃ

قیاس اقترانی میں جو قضیہ موضوع کی جگہ ہوتا ہے اس کو صغریٰ اور جو محمول کی جگہ ہو اس کو کبریٰ اور جو قیاس میں مکرر آئے اسے حد اوسط اور جو لازم قیاس ہو اس کو نتیجہ کہتے ہیں۔

شکل:۔ وہ ہیئت ہے جو حد اوسط کی وضع ترتیب سے پیدا ہو۔ شکل کی چار قسمیں ہیں۔

اول :۔ وہ شکل ہے جسمیں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے کل ب ج د کل ج د ۔

دوم :۔ وہ شکل ہے جسمیں حد اوسط صغریٰ کبریٰ دونوں میں محمول ہو جیسے کل ب ج ولا شیئ من د ج ۔

سوم :۔ وہ شکل ہے جسمیں حد اوسط دونوں میں موضوع ہو جیسے کل ج ب د کل د ج ۔

چہارم :۔ وہ شکل ہے جسمیں حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو جیسے کل ج ب د کل د ج ۔

شرائط انتاج

شکل اول ۔ صغریٰ موجبہ کبریٰ کلیہ ہو۔ شکل ثانی :۔ اختلاف مقدمتین کبریٰ کلیہ ہو۔

شکل ثالث :۔ صغریٰ موجبہ دونوں میں سے ایک کلیہ ہو۔ شکل رابع ۔ اسکی ضرورت نہیں پڑتی اسکا لکھنا بے سود ہے۔

ضرب

ضرب :۔ وہ ہیئت ہے جو صغریٰ کبریٰ کے ایجاب، سلب میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہو۔ ضرب کی دو قسمیں ہیں محتملہ، منتجہ

محتملہ :۔ وہ ضروب ہیں جو محض احتمال عقلی سے پیدا ہوں اور ان سے کوئی نتیجہ نہ نکلے اور انتاج کی شرائط سے ان کا اسقاط ہو جائے۔ ہر شکل کی ضروب محتملہ سولہ نکلتی ہیں۔ جیسے صغریٰ موجبہ کلیہ ہو اور اس کے ساتھ کبریٰ چاروں محصورے ملاؤ اسی طرح صغریٰ کو چاروں محصورے ہوں اور ہر ایک کے ساتھ کبریٰ چاروں ملاؤ تو چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ ضربیں حاصل ہوئیں۔ اسی طرح بقیہ اشکال میں بھی سولہ سولہ ضربیں نکلتی ہیں۔

منتجہ :۔ وہ ضروب ہیں جن سے نتیجہ نکلتا ہو اور شرائط انتاج کے بعد باقی رہی ہوں۔

ضروب منتجہ

شکل اول :۔ (چار) صغریٰ موجبہ کلیہ، کبریٰ موجبہ کلیہ، صغریٰ موجبہ جزئیہ، کبریٰ موجبہ کلیہ۔ صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ سالبہ کلیہ صغریٰ موجبہ جزئیہ، کبریٰ سالبہ کلیہ۔

اسقاط

ایجاب کبریٰ سے آٹھ ضربیں ساقط ہو گئیں۔ چار صغریٰ جب سالبہ کلیہ ہو اس کے ساتھ چاروں کبریٰ، چار صغریٰ جب سالبہ جزئیہ ہو اور چار کلیہ کبریٰ سے۔ دو موجبہ جزئیہ اور دو سالبہ جزئیہ۔

شکل ثانی :۔ (چار) (۱) صغریٰ موجبہ، کبریٰ سالبہ کلیہ۔ (۲) صغریٰ موجبہ جزئیہ، کبریٰ سالبہ کلیہ۔ (۳) صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ موجبہ کلیہ۔ (۴) صغریٰ سالبہ جزئیہ، کبریٰ موجبہ کلیہ۔

اسقاط

آٹھ اختلاف مقدمتین سے، چار کلیہ کبریٰ سے۔

شکل ثالث ۔ (چھ) (۱) صغریٰ موجبہ کلیہ، کبریٰ موجبہ کلیہ (۲) صغریٰ موجبہ کلیہ، کبریٰ سالبہ کلیہ (۳) صغریٰ موجبہ جزئیہ، کبریٰ موجبہ کلیہ ۔ (۴) صغریٰ موجبہ جزئیہ، کبریٰ سالبہ کلیہ (۵) صغریٰ موجبہ کلیہ، کبریٰ سالبہ جزئیہ۔ (۶) صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ۔

اسقاط

آٹھ ایجاب صغریٰ سے اور آٹھ ایک دونوں کی کلیہ سے۔

حجت کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) قیاس (۲) استقراء (۳) تمثیل۔

قیاس :۔ امر کلی سے امر جزئی پر حکم کرنا، استقراء۔ امر جزئی سے کلی پر حکم کرنا تمثیل۔ امر جزئی سے جزئی پر حکم کرنا۔

یادرکھو کہ استقراء اور تمثیل مفید ظن اور قیاس مفید یقین ہے۔

قیاس کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) برھانی، جدلی، خطابی۔ شعری۔ سفسطی۔

برھانی :۔ وہ قیاس ہے جو یقینیات سے مرکب ہو۔

یقین :۔ وہ اعتقاد ہے جو واقع کے مطابق ہو۔

جدلی :۔ وہ قیاس ہے جس کی ترکیب مشہورات اور مسلمات سے ہو۔

خطابی :۔ وہ قیاس ہے جس کی ترکیب مقبولات اور مظنونات سے ہو۔

ظن :۔ نسبت کا وہ علم راجح ہے جس کی جانب مخالف کو عقل تجویز کرے۔

شعری :۔ وہ قیاس ہے جس کی ترکیب مخیلات سے ہو۔

خیال :۔ نسبت کا وہ علم ہے جس سے محکی عنہ کی حکایت مقصود نہ ہو۔

سفسطی :۔ وہ قیاس ہے جس کی ترکیب وہمیات اور مشبہات سے ہو۔

وہم :۔ نسبت کا وہ علم ہے جس جو عند العقل ضعیف اور مجروح ہو۔

قیاس برہانی کی چھ قسمیں ہیں۔ اولیات، مشاہدات۔ تجربات۔ حدسیات، متواترات، فطریات۔

اولیات :۔ وہ قضایا ہیں جنکی تصدیق محض موضوع محمول کے تصور کے بعد ہوجائے اور عقل کو کسی دوسری چیز کی حاجت نہ رہے۔

مشاہدات :۔ وہ قضایا ہیں جنکی تصدیق محض حواس کیواسطے اور اعانت سے ہوجائے اسکی دو قسمیں ہیں۔ محسوسات، وجدانیات

محسوسات :۔ وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق محض حواس ظاہرہ کے ذریعہ ہو جیسے آفتاب روشن ہے۔

وجدانیات :۔ وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق حواس باطنہ کے ذریعہ ہو۔ جیسے میں بھوکا ہوں۔

حدسیات :۔ وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق ایسے قیاس سے حاصل ہو جو موضوع محمول کے تصور کو لازم تو نہیں ہیں لیکن اس قیاس کا سمجھنا بہت ہی آسان ہو جیسے آئینہ جو آفتاب کے مقابل ہے اس کا نور آفتاب سے حاصل ہے۔

تجربیات :۔ وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق بار بار کی آزمائش سے ہوئی ہو۔ جیسے اسہال دست آور ہے۔

متواترات

وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق کسی شئی ممکن پر اتنے آدمیوں کی شہادت سے ہو جن کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا عند العقل محال ہو۔ جیسے سب آدمی حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔

فطریات:۔ وہ قضایا ہیں جن کی تصدیق ایسے قیاس سے حاصل ہو جو قضایا کے موضوع، محمول کے تصور کو لازم ہے۔ جیسے دو جفت، تین طاق ہیں۔ فطریات کی دو قسمیں ہیں۔ لِمّی۔ اِنّی۔

لِمّی:۔ وہ برہان ہے جسمیں علت سے معلول پر دلیل لائیں۔

اِنّی:۔ وہ برہان ہے جسمیں معلول علت پر دلیل لائیں۔

ختم شد